(۳) دیوبند کے تدریسی ماحول، نصابات و معیارات وغیرہ پر، گذشتہ پچاس برسوں کے دوران میں کیا اثرات مرتب ہوئے؟

(۴) ان تحریکوں نے تقسیم ہند کے بعد کون کون سے نئے تجربے کیے وغیرہ--- کچھ پتا نہیں چلتا۔

(۵) سلفیت، بریلویت اور شیعیت نے بھی تو تجربے کیے ہوں گے؟ مفصل نہ سہی، اس باب میں کچھ نہ کچھ معلومات ملنی چاہییں تھیں۔

اس قابل قدر کاوش کا سب سے غیر منصفانہ تبصرہ وہ ہے جس میں مصنف لکھتے ہیں: "تحریک اسلامی نے ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کو زندہ اور متحرک اسلام سے وابستہ کیا، (مگر وہ) اب اپنی افادیت کھو چکی ہے۔ جماعت اسلامی ایک گروہی جماعت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ مخلص کارکنان اب اکا دکا نظر آتے ہیں" (ص ۱۵۳)۔ اس پیوند سے پہلے اور اس کے بعد، جہاں جہاں جماعت کا تذکرہ آیا، بڑی محبت اور شیفتگی کے ساتھ آیا، لیکن متذکرہ بالا شدید تبصرہ شواہد کے بغیر سامنے آتا ہے تو تعجب ہوتا ہے اور قاری کے لیے ایک الجھاوے، صدمے یا مخمصے کا باعث بنتا ہے۔ کیا ایسا تو نہیں کہ یہاں مصنف کسی ذاتی اور محدود تجربے کو مجموعی طور پر پوری جماعت پر تھوپ کر عدل کا دامن چھوڑ گئے ہوں؟ (سلیم منصور خالد)

ایمان اور اخلاق، پروفیسر عبدالحمید صدیقی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، راحت مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۴۵۔ قیمت: ۴۸ روپے۔

پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم نے مولانا مودودیؒ کی زندگی میں ایک طویل عرصے تک ترجمان القرآن کی ادارت کی ذمہ داری نہایت کامیابی کے ساتھ ادا کی۔ ان کے علم و فضل اور مومنانہ بصیرت کے چراغ، ان کی تحریروں کا روپ دھار کر قارئین کی مسلسل رہنمائی کرتے رہے۔

"ایمان اور اخلاق" کے مباحث: وجود خالق کائنات، رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اشتراکیت وغیرہ۔ مصنف کا پیرایہ بیان دل نشین ہے۔ انھوں نے انسان کے لیے مقصد حیات کی اہمیت، مادی ترقی کی منشا اور حدود، فانی دنیا سے تعلق کی بنیادوں، صبر و توکل، عورتوں کے استحصال اور انسانی جان کی بے حرمتی کے اسباب و علل پر ایک شفیق معلم کی طرح کلام کیا ہے۔ یہ بیان و استدلال قاری کے دل و دماغ میں ایمان کی برقی رو اور عمل کے لیے تحرک پیدا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ مقالات اس صدی کے چھٹے عشرے میں لکھے گئے تھے، تاہم ان میں بیان کردہ سچائی، ماہ و سال کی قید سے بالاتر ہے۔ (س-م-خ)